وقت

وقت اِک فاصلہ یا ایک وُجود
ہے تسلسل کہ فقط ہے یہ جمود
کیا یہ چلتا ہے، واقعہ ہے رُکا
یا یہ ہر واقعے پہ عین عُمود

کیا اسے ماپتی ہے ہاتھ گھڑی
یا گھڑی اِس کی منتظر ہے کھڑی
کیا یہ محروم ہے توجہ سے
یا ہر اک روح کو اِسی کی پڑی

کیا یہ ہے 'جزو'، 'کُل' زمانہ ہے؟
یا زماں کا یہی فسانہ ہے

یہ نہ ہو گر تو زندگی کیا ہو؟
فلسفی کا یہیں نشانہ ہے

وقت کا جسم ہے نہ جان کوئی
ہے مسلسل کہ جیسے تان کوئی
نہ یہ حرکت میں ہے نہ ساکن ہے
پَر نہیں اِس کے بِن اڑان کوئی

وقت اِک مضمحل حقیقت ہے
وقت وِجدان ہے، بصیرت ہے
کر رہا عبرت اور آس بیاں

خالق و خلق کی یہ سیرت ہے

ہے تخیل کے درمیاں کا سکوت
امرِ باطن پہ پیش رکھے قنوت
یہ عناصر کے کھیل کا ساتھی
ہر تغیر کی بے کلی پے ثبوت
اس کے سائے میں پل رہا باطل
یہ جو قائم تو تخت بھی قاتل
قبل اس کا نہیں کہیں موجود
اور لاہُوت بعد میں واصل

وقت، ترتیب واقعات میں ہے
عکس بھی اصلِ کائنات میں ہے
کرتا تصویب ان حوادث کی
نام ما فوق الطبیعات میں ہے

کہیں تذکیر دہر سے اس کی
کہیں تعبیر قصر سے اس کی
نیل کے اضطراب کا مُجرم
گاڑھی چھنتی ہے عصر سے اس کی

ہے ابھی حال، اب ہوا ماضی
کس قدر اختیار پر راضی
حال کرتا ہے کیسے استقبال
اس گھڑی کا، جسے کہیں ماضی

وقت کی سعد نے سنی جھنکار

لازمی ہو گیا ہے چین قرار
مانے ہے ’جزو‘ نہیں ’کُل‘ پھر بھی
ہے کبھی محو، کبھی ہے بیزار